سوال

(220) ایصالِ ثواب کے لیے کوئی دن مقرر کرنا شرع میں ثابت نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل بعض اہل حدیث بھی فوت ہونے کے بعد وارثانِ میت ایک دن مقرر کر کے عوام کو اطلاع دے کر بلا کر دیگیں وغیرہ کھانا پکا کر ایصالِ ثواب کر لیا کرتے ہیں کیا یہ وہی بدعتی ٹولہ کے عمل کے مطابق نہیں جو چالیسواں وغیرہ کہہ کر کرتے ہیں؟ یٰنُوْا بِالدَّلِیْلِ تُوجَرُوْا مِنَ اللّٰہِ الْجَلِیْلِ (احقر عبدالغفور وٹو، شیخوپورہ) (یکم اکتوبر ۱۹۹۳ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کو ایصالِ ثواب کا یہ طریقہ درست نہیں ہے اس لیے کہ کتاب و سنت اور سلف صالحین کے عمل سے اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

’مَنْ اَحدَثَ فِیْ أَمْرِنَا ہٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَرَدٌّ‘ (صحیح البخاری، باب إِذَا اصْطَلَحُوا عَلٰی صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُوْدٌ، رقم: ۲۶۹۷)

’’یعنی جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے۔‘‘

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب الجنائز: صفحہ:225

محدث فتویٰ